پیشاوری ۴ ۷ مارچ ۲۰۲۶ء ۱۲ رمضان

مہمانوں کو ہمیشہ کشمیر کی مہمان نوازی کی یاد دلاتے رہیں گے

ہمارے ہاں مہمان کو رحمت سمجھا جاتا ہے، اس کی عزت کو اپنی عزت پر ترجیح دی جاتی ہے، اور یہی وہ روایت ہے جسے ہم نے اپنے بچوں کو وراثت میں دینا ہے۔

ہمارے ہاں مہمان کو رحمت سمجھا جاتا ہے، اس کی عزت کو اپنی عزت پر ترجیح دی جاتی ہے، اور یہی وہ روایت ہے جسے ہم نے اپنے بچوں کو وراثت میں دینا ہے۔ یہ باتیں وادیٔ نیلم کے گاؤں شاردہ کنول کوٹ سے آئے ہوئے اُن مہمانوں سے ملاقات کے بعد ہوئیں جو ہفتے کے روز ایک روزہ دورے پر یہاں پہنچے تھے۔ وفد میں 18 ارکان شامل تھے جن میں بزرگ، خواتین اور بچے بھی موجود تھے۔ وہ صبح کے وقت ٹیٹوال کے راستے وادی میں داخل ہوئے اور شام تک مختلف مقامات کا دورہ کرتے رہے۔ ان کے لیے پہلے سے کوئی سرکاری پروگرام ترتیب نہیں دیا گیا تھا، اسی لیے ان کی ملاقاتیں زیادہ تر غیر رسمی انداز میں ہوئیں۔

وفد کے سربراہ حاجی نذیر احمد شاردوی تھے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے گاؤں کے لوگ برسوں سے یہ خواہش دل میں لیے بیٹھے تھے کہ کبھی کشمیر کی اس وادی کو اپنی آنکھ سے دیکھیں جس کے بارے میں وہ بچپن سے سنتے آئے ہیں۔ ’’ہم نے سوچا تھا کہ اگر زندگی میں ایک بار بھی وہاں جا سکے تو بڑی بات ہوگی، مگر یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہاں اتنے اپنے لوگ ملیں گے۔‘‘ ان کے بقول راستے میں جس گھر کے سامنے گاڑی رکی، وہیں سے چائے کی دعوت آ گئی، اور کئی جگہوں پر تو مہمان کے جانے کے بعد بھی میزبان دیر تک ان کی گاڑی کے پیچھے ہاتھ ہلاتے رہے۔

وفد کی میزبانی کرنے والے مقامی نوجوانوں کے گروپ ’وادیٔ نیلم یوتھ ایکشن فورم‘ کے رضاکاروں نے کی۔ فورم کے صدر عمیر یوسف بٹ نے بتایا کہ تنظیم کے 42 ارکان نے مل کر دورے کے انتظامات کیے، جن میں رہائش، خوراک اور مقامی سفر شامل تھے۔ ان کے مطابق کسی بھی مہمان سے کوئی رقم نہیں لی گئی۔ ’’ہمارے لیے یہ صرف ایک ذمہ داری نہیں بلکہ ایک اعزاز تھا، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ مہمان کی خدمت کا اجر کتنا بڑا ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں نے اپنی جیب سے بھی کافی رقم خرچ کی۔

وفد کے ارکان نے وادی کے مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ وہ شاردہ یونیورسٹی کیمپس بھی گئے، جہاں طلبہ اور اساتذہ سے ملاقات ہوئی۔ وفد کے ایک رکن پروفیسر عبدالرؤف ساقی نے کہا کہ یونیورسٹی کے طلبہ سے گفتگو میں انہیں محسوس ہوا کہ نئی نسل اپنی تاریخ اور ثقافت سے جڑے رہنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ’’ہم نے دیکھا کہ بچے اپنی مادری زبان کے ساتھ ساتھ اردو اور انگریزی پر بھی عبور رکھتے ہیں، یہ ایک بڑی صلاحیت ہے۔‘‘ انہوں نے تجویز دی کہ دونوں وادیوں کے تعلیمی ادارے آپس میں رابطہ قائم کریں۔

وفد کی واپسی کے موقع پر ایک الوداعی تقریب منعقد ہوئی جس میں مقامی عمائدین، اساتذہ اور طلبہ کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ وفد کے ارکان کو یادگاری شیلڈز پیش کی گئیں اور ہر مہمان کو ہاتھ سے بُنی ہوئی ایک چادر تحفے میں دی گئی۔ حاجی نذیر احمد شاردوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ’’ہم واپس جا کر اپنے گاؤں والوں کو بتائیں گے کہ کشمیر صرف خوبصورت پہاڑوں کا نام نہیں، یہاں کے لوگ بھی اتنے ہی خوبصورت ہیں۔‘‘ انہوں نے اعلان کیا کہ اگلے سال وہ دوبارہ آئیں گے اور اس بار اپنے ساتھ مزید لوگوں کو لائیں گے۔

میزبان تنظیم کے صدر عمیر یوسف بٹ نے کہا کہ یہ سلسلہ یہیں ختم نہیں ہوگا بلکہ دونوں وادیوں کے درمیان باقاعدہ تبادلے کی کوشش کی جائے گی۔ ان کے مطابق تنظیم نومبر میں وادیٔ نیلم کے 60 نوجوانوں کا ایک وفد شاردہ کا دورہ کرے گا، جبکہ اگلے سال مارچ میں شاردہ یونیورسٹی کے طلبہ کا ایک گروپ وادیٔ نیلم آئے گا۔ ’’ہمارا مقصد یہ ہے کہ نوجوان ایک دوسرے کو جانیں، ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوں، اور یہ رشتہ صرف کاغذ پر نہ رہے بلکہ دلوں میں زندہ رہے۔‘‘

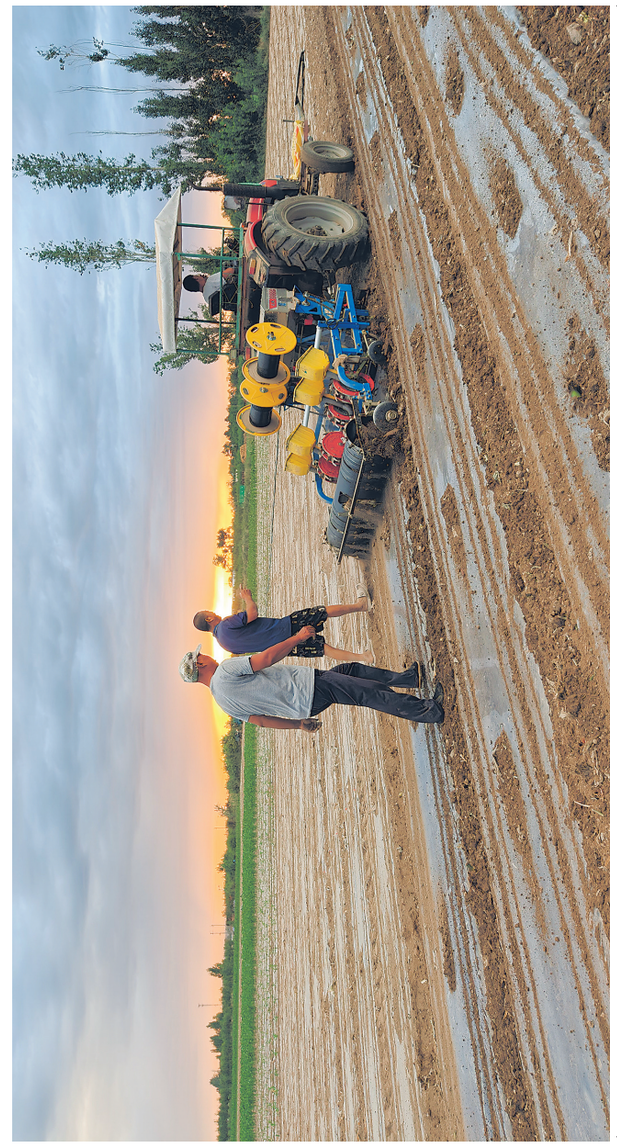

ہمارے ہاں مہمان ۷ مارچ کو وادیٔ نیلم پہنچا

ہمارے ہاں مہمان زحمت نہیں، رحمت سمجھا جاتا ہے

وادیٔ نیلم سے آئے ہوئے 18 مہمانوں کی میزبانی کرنے والے نوجوانوں کا کہنا ہے کہ ان کے لیے یہ صرف ایک ذمہ داری نہیں بلکہ ایک اعزاز تھا، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مہمان کی خدمت کا اجر کتنا بڑا ہے۔

ہمارے ہاں مہمان کو رحمت سمجھا جاتا ہے، اس کی عزت کو اپنی عزت پر ترجیح دی جاتی ہے، اور یہی وہ روایت ہے جسے ہم نے اپنے بچوں کو وراثت میں دینا ہے۔ یہ باتیں وادیٔ نیلم کے گاؤں شاردہ کنول کوٹ سے آئے ہوئے اُن مہمانوں سے ملاقات کے بعد ہوئیں جو ہفتے کے روز ایک روزہ دورے پر یہاں پہنچے تھے۔ وفد میں 18 ارکان شامل تھے جن میں بزرگ، خواتین اور بچے بھی موجود تھے۔ وہ صبح کے وقت ٹیٹوال کے راستے وادی میں داخل ہوئے اور شام تک مختلف مقامات کا دورہ کرتے رہے۔ ان کے لیے پہلے سے کوئی سرکاری پروگرام ترتیب نہیں دیا گیا تھا، اسی لیے ان کی ملاقاتیں زیادہ تر غیر رسمی انداز میں ہوئیں۔

وفد کے سربراہ حاجی نذیر احمد شاردوی تھے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے گاؤں کے لوگ برسوں سے یہ خواہش دل میں لیے بیٹھے تھے کہ کبھی کشمیر کی اس وادی کو اپنی آنکھ سے دیکھیں جس کے بارے میں وہ بچپن سے سنتے آئے ہیں۔ ’’ہم نے سوچا تھا کہ اگر زندگی میں ایک بار بھی وہاں جا سکے تو بڑی بات ہوگی، مگر یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہاں اتنے اپنے لوگ ملیں گے۔‘‘ ان کے بقول راستے میں جس گھر کے سامنے گاڑی رکی، وہیں سے چائے کی دعوت آ گئی، اور کئی جگہوں پر تو مہمان کے جانے کے بعد بھی میزبان دیر تک ان کی گاڑی کے پیچھے ہاتھ ہلاتے رہے۔

وفد کی میزبانی کرنے والے مقامی نوجوانوں کے گروپ ’وادیٔ نیلم یوتھ ایکشن فورم‘ کے رضاکاروں نے کی۔ فورم کے صدر عمیر یوسف بٹ نے بتایا کہ تنظیم کے 42 ارکان نے مل کر دورے کے انتظامات کیے، جن میں رہائش، خوراک اور مقامی سفر شامل تھے۔ ان کے مطابق کسی بھی مہمان سے کوئی رقم نہیں لی گئی۔ ’’ہمارے لیے یہ صرف ایک ذمہ داری نہیں بلکہ ایک اعزاز تھا، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ مہمان کی خدمت کا اجر کتنا بڑا ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں نے اپنی جیب سے بھی کافی رقم خرچ کی۔

وفد کے ارکان نے وادی کے مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ وہ شاردہ یونیورسٹی کیمپس بھی گئے، جہاں طلبہ اور اساتذہ سے ملاقات ہوئی۔ وفد کے ایک رکن پروفیسر عبدالرؤف ساقی نے کہا کہ یونیورسٹی کے طلبہ سے گفتگو میں انہیں محسوس ہوا کہ نئی نسل اپنی تاریخ اور ثقافت سے جڑے رہنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ’’ہم نے دیکھا کہ بچے اپنی مادری زبان کے ساتھ ساتھ اردو اور انگریزی پر بھی عبور رکھتے ہیں، یہ ایک بڑی صلاحیت ہے۔‘‘ انہوں نے تجویز دی کہ دونوں وادیوں کے تعلیمی ادارے آپس میں رابطہ قائم کریں۔

وفد کی واپسی کے موقع پر ایک الوداعی تقریب منعقد ہوئی جس میں مقامی عمائدین، اساتذہ اور طلبہ کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ وفد کے ارکان کو یادگاری شیلڈز پیش کی گئیں اور ہر مہمان کو ہاتھ سے بُنی ہوئی ایک چادر تحفے میں دی گئی۔ حاجی نذیر احمد شاردوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ’’ہم واپس جا کر اپنے گاؤں والوں کو بتائیں گے کہ کشمیر صرف خوبصورت پہاڑوں کا نام نہیں، یہاں کے لوگ بھی اتنے ہی خوبصورت ہیں۔‘‘ انہوں نے اعلان کیا کہ اگلے سال وہ دوبارہ آئیں گے اور اس بار اپنے ساتھ مزید لوگوں کو لائیں گے۔

میزبان تنظیم کے صدر عمیر یوسف بٹ نے کہا کہ یہ سلسلہ یہیں ختم نہیں ہوگا بلکہ دونوں وادیوں کے درمیان باقاعدہ تبادلے کی کوشش کی جائے گی۔ ان کے مطابق تنظیم نومبر میں وادیٔ نیلم کے 60 نوجوانوں کا ایک وفد شاردہ کا دورہ کرے گا، جبکہ اگلے سال مارچ میں شاردہ یونیورسٹی کے طلبہ کا ایک گروپ وادیٔ نیلم آئے گا۔ ’’ہمارا مقصد یہ ہے کہ نوجوان ایک دوسرے کو جانیں، ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوں، اور یہ رشتہ صرف کاغذ پر نہ رہے بلکہ دلوں میں زندہ رہے۔‘‘

ہمارے ہاں مہمان ۷ مارچ کو وادیٔ نیلم پہنچا

مہمان کو رحمت سمجھنے کی روایت نئی نسل تک منتقل کرنے کا عزم